دھولیہ فساد بدترین المیہ سہی لیکن عبرت دے گیا۔

☆ شیخ نثار احمد تمبولی، دھولیہ

ظہیرہ شیخ معاملہ میں فاضل سپریم کورٹ نے بڑی بے باکی اور فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے کہا ہیکہ ''بڑے پیمانے پر لوگوں کی جانیں جا چکی تھی...... جدید زمانہ کے نیروز اُس وقت کہیں اور دیکھ رہے تھے، جب بیسٹ بیکری، معصوم بچّے اور بے سہارا عورتوں کو جلایا جارہا تھا اور عموماً جان بوجھ کر گناہ کے مرتکب کو بچایا گیا اور ان کی حفاظت کی گئی۔ قانون اور عدل وانصاف، آوارہ گردلڑکوں کے ہاتھوں میں کٹھپتلی بنا ہوا تھا۔ جب فصیل ہی فصل کو نگلنے لگے تو ایسے میں قانون، نظم وضبط، سچّائی اور انصاف کو بچانے کے لئے کہاں کوئی راستہ بچتا ہے۔'' یہی کچھ کہانی دھولیہ میں دوہرائی جانے والی تھی لیکن الحمداللہ دھولیہ کے امن پسند ہندو و مسلم شہریوں کی سوجھ بوجھ اور ہمارے کچھ ساتھی اور رہنماء جیسے جناب نواب ملک، جناب حبیب فقیہ، جناب امین پٹیل، جناب حافظ ندیم صدیقی، جناب ارشد بھائی، جناب گلزار اعظمی، جناب مجطبہ فاروقی، اردو ٹائمز کا عملہ، جناب اسمٰعیل گنگولی اور جناب فاروق بھائی وغیرہ وغیرہ نے ریاستی عملہ اور انتظامیہ کو بروقت حالات سے آگاہ کرتے رہنے سے گجرات پیٹرن یکسر ناکامیاب ہوگیا۔ ورنہ ہندو جن جاگرتی ویب سائٹ، آئی ایکو یا مقامی کیبل چینل اور ایک دو مقامی مراٹھی روزنامہ جو شام میں شائع ہوتے ہیں، انہوں نے ہندو بھائیوں میں اشتعال پھیلانے کی جو منظم سازش رچی تھی اس سے گجرات کا المیہ بھی دھولیہ فساد کے سامنے پھیکا پڑ جاتا۔

اس فساد کی کڑی کہیں نہ کہیں جاکر نرڈانہ فساد سے ضرور ملتی ہے۔ ملک دشمن عناصر نے تجربے کے طور سے شاید یہ آزمانہ چاہا ہوگا کہ چھوٹے پیمانے پر مسلمانوں کے جانی و مالی نقصانات اور مسجد کی بے حرمتی کر کے مروجہ قوانین اور آئین ہند کے آرٹیکل 21 اور 26 کی کھلے عام پامالی کرنے پر انتظامیہ کا کیا رِدِّعمل ہوسکتا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے نرڈانہ ہی نہیں بلکہ دھولیہ شہر کے مسلمانوں کے ضبط استقلال کو بھی پرکھنے کی کوشش کی ہوگی۔ اللہ رب العزت کا احسان ہے کہ مسلمانوں نے صبر استقلال سے کام لیا اور موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے جمہوری طرز طریقے سے نرڈانہ فساد کے تعلق سے احتجاجاً ضلع انتظامیہ کو میمورینڈم بھی دیا تھا لیکن ضلع انتظامیہ نے اس میمورینڈم کو سنجیدگی سے نہیں لیا جس سے دھولیہ ضلع کے مسلمانوں کے اعتماد کو سخت جھٹکا پہنچا اور وہ اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگے۔ بیشک فتنہ پرستوں کو ایک معاملہ میں مایوسی ضرور ملی کہ وہ مسلمانوں کو مشتعل نہ کر سکے لیکن بدقسمتی سے دوسری آزمائش کے تعلق سے انہیں یقین ہوگیا کہ وہ چاہے تو ملک کے آئین وقوانین سے کھلواڑ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بلوائیوں نے تو پولیس کو بھی مارا پیٹا، یہاں تک کہ ان کی وردی سے بلّے بھی توڑ کر پھینک دیئے اس کے باوجود بھی بلوائیوں کو ایک ہی دن میں ضمانت مل گئی۔ اور پولیس نے ملزم پر عشقیہ معاملہ کو گھات پات، تشدد اور ملک دشمن تنظیم کے ساتھ جڑے ہونے کے امکانات پر ملزم کے ساتھ ساتھ نرڈانہ شہر کے جن مسلمانوں کو FIR میں نام نہ درج ہوتے ہوئے بھی پولیس نے حراست میں لیا تھا ان کو پانچ چھ دن تک جیل میں ہی رمضان کی عبادت کرنا پڑی۔ ایکسپریس رپورٹ اور اسٹیشن ڈائری کی روداد ملنے پر اس بات کا بھی پتہ چل جائیں گا کہ پولیس حکام نے پولیس اسٹیشن میں موجود شدہ گیس گن کا استعمال کیوں نہیں کیا؟ نرڈانہ سے تیس تا چالیس کلومیٹر کی دوری پر واقع شیر پور، سندھ کھیڑا، سونگیر اور دھولیہ ہیڈ کوارٹر سے وقت پر مدد کیوں نہیں طلب کی گئی؟

اُسی دوران ہندو رکشن سمیتی کی طرف سے دھولیہ شہر میں بڑے بڑے ہورڈنگز لگوائے گئے جسے پڑھ کر نہ صرف مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی بلکہ سطحی ذہن رکھنے والے ہندو بھی مشتعل ہوگئے۔ لیکن انتظامیہ خوابِ خرگوش میں مبتلا رہا۔ ویسے ایک خوش آئند بات یہ ہوئی کہ دو تین مسلمانوں کے ساتھ ساتھ بہت سارے ہندو تعلیم یافتہ شہریوں نے MPJ کے لیٹر ہیڈ پر متضاد ہورڈنگس کے تعلق سے ضلع انتظامیہ کو متنبہ کیا تھا لیکن ضلع انتظامیہ نے اس میمورینڈم کو بھی سنجیدگی سے نہیں لیا۔

کہیں نہ کہیں جاکر اس بات کو تسلیم کرنا ہوگا کہ کوا بیٹھا اور ڈالی ٹوٹی کی مصداق ایک ہلکی سی لغزش، لغزش بھی ایسی کہ اونٹ کے منہ میں زیرا، نے فتنہ پرستوں کو موقع دیا اور کتنے بے گناہ اور معصوم لوگوں کی جانیں چلی گئی، کسی کے گھر کا چراغ اجڑ گیا تو کوئی بیوہ ہوگئی، کوئی یتیم ہوگیا اور معاشی اعتبار سے غریبوں کا جو نقصان ہونا تھا وہ تو ہوا لیکن شہر کے جو گنے چنے مسلم تاجر یا انڈسٹریلسٹ تھے انکی کروڑوں روپیوں کی املاک کو لوٹ لیا گیا یا نظرِ آتش کیا گیا جنہیں اب اپنے کاروبار کو دوبارہ استوار کرنے کیلئے تقریباً دس سال کا عرصہ لگے گا۔ جو ہوا اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم نہیں لیکن اب کوشش یہ ہونا چاہیئے کہ بھلے سے ہی اس قسم کا سانحہ کرنے کی سازش وہ رچتے رہیں گے اس کے باوجود بھی ہمیں تو ان سازشوں کو دور اندیشی اور مصلحت پسندی سے کچلنا ہی ہوگا۔ کیونکہ فتنہ پرستوں کا تو عالم یہ ہیکہ :

اپنے قاتل کی ذہانت سے پریشاں ہوں میں
روز ایک موت نئے طرز کی ایجاد کرے

جہاں تک کسی بھی قسم کے فسادات کے انسداد وتدارک کا تعلق ہے اس کیلئے دو ہی حل ہیں۔ایک تو یہ کہ ہمیں دوراندیشی اور مصلحت پسندی سے کام لینا ہوگا جیسے کہ 'تراش خراش' کالم کے ذریعے بڑے کی قربانی پر قربانی کے مشورے پر عمل کرنا۔اردو ٹائمز میں شائع شدہ ایک مراسلے میں سوپارہ، کے صغیر احمد ڈانگے نے ''صبر سے کام لیں'' کے تحت جو کچھ کہا ہے۔۸۰ کی دہائی کے دوران مجھے اچھی طرح یاد ہیکہ مصطفے آباد (چوپڑہ)، اس شہر میں سال کے تین سو چوسٹھ دن ہندو مسلمان ایک دوسرے کے بغیر رہ نہیں سکتے تھے۔لیکن گنیش وسرجن کا ایک دن سال میں ایسا آتا تھا جو قتل کی رات ہوتا تھا۔معاملہ یہ تھا کہ مصطفے بابا کی درگاہ کے پاس آکر گنیش وسرجن کا جلوس نماز ظہر سے نماز مغرب تک ہٹائے سے ہٹتا نہیں تھا۔دراصل جلوس اسلئے وہاں سے آگے نہیں بڑھتا تھا کیونکہ درگاہ کی طرف آنے والے چاروں راستوں پر بہت سارے مسلمان کھڑے رہتے تھے۔ایک سال یہ فیصلہ کیا گیا کہ چاروں راستوں پر دور دور تک ایک بھی مسلمان نہ کھڑے رہے۔الحمدللہ اُس سال درگاہ کے قریب جلوس کب آیا اور کب چلا گیا پتہ ہی نہیں چلا۔دھولیہ شہر میں چھٹی گلی اور تاشہ گلی نہایت ہی حساس علاقے مانے جاتے ہیں۔لیکن دھولیہ کے بدترین فساد کے دوران شہر کے ایک معمر سوشل ورکر سلام ماسٹر گروپ اور کرنکاڑ گروپ کی معاملہ فہمی سے اس علاقے میں فساد ہو نہ سکا۔یہی معاملہ چالیس گاؤں روڈ پر واقع اوشکار کالونی میں واقع ہوا۔اسطرح کی مصلحت پسندی بڑے سے بڑے المیہ کو ٹال سکتی ہے۔

یہ بھی حقیقت ہیکہ صرف مصلحت پسندی سے ہی کام نہیں چلنے والا۔اس ملک کو آزادی دلانے میں اس مٹی کا تجزیہ کرلو، ملک کے گوشے گوشے اور چپہ چپہ کی زمین سے مسلمانوں کے خون کی بو ضرور آئیگی۔۸ عدد کی شکل میں چاندنی چوک، دہلی میں لٹکتی ہوئی لاشیں کس کی تھی؟ عام مسلمانوں کے علاوہ کتنے ہزار علماء کرام نے اس ملک عزیز کی آزادی کیلئے اپنی جانیں قربان کردی۔آج بریگیڈیئر عثمان اور عبدالحمید کی شہادت کی مثال دیکر ہماری نسل مسلمانوں کی اس ملک سے وفاداری کا ثبوت دیتی ہے۔لیکن کیا ،آنے والی نسل کیلئے ہم بھی کوئی ایسا کارنامہ چھوڑ جائیں، جسکی ہماری آنے والی نسل ملک سے وفاداری کے تعلق سے مثال دے سکے؟ اگر ہم نے اس ملک میں ہماری قیادت میں آگے بڑھ کر یہ مہم چلائی کہ مروّجہ قوانین ان فسادات پر قابو پانے کیلئے ناکافی ہیں اسلئے اِن میں تبدیلی لائی جائے۔کیونکہ یہ آج کے قانون میں کمزوری یا خامیوں کا ہی نتیجہ ہیکہ بجرنگ دل پر پابندی کے تعلق سے کسی کی یہ ہمت ہوگئی کہ وہ یہ کہتا ہیکہ ''ہنومان کی پونچھ کو آگ لگا کر دیکھو، تمہاری لنکا جلا دیں گے'' کیونکہ دھولیہ فساد کے تعلق سے RKB Show میں پروین توگڑیا نے کھلے عام الزام لگایا تھا کہ دھولیہ میں فساد اسلئے پھوٹ پڑا کہ مسلمانوں نے مورچہ نکالا اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے۔کیونکہ ایک مراٹھی ٹی وی چینل کے اینکر نے کہا کہ دھولیہ فساد میں سیمی کا ہاتھ ہے کیونکہ دھولیہ سے جلگاؤں نزدیک ہے اور جلگاؤں میں سیمی کا دفتر رہا ہے۔کیونکہ فساد کے دوران دھولیہ کا ایک کیبل چینل وقفہ وقفہ سے صرف ہندو بھائیوں کی ہی نقصانات کی تصویریں بتاتا رہا۔کیونکہ نرڈانہ کیا دھولیہ کیا اور دھولیہ کے اطراف کے دیہات کیا، یہاں کے مسلمانوں کے املاک کے ساتھ ساتھ چند مساجد کی بھی بے حرمتی کی گئی۔کیونکہ کھنڈلائے دیہات کے مسلمانوں کی داڑھیاں شہید کی گئی وغیرہ وغیرہ۔لیکن گناہ کے ارتکاب میں جو ملزم پکڑے گئے انہیں بھی محض قانون میں خامیوں کی بنیاد پر ہی ضمانت مل گئی اور وہ آزاد گھوم رہے ہیں۔اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہیکہ پولیس حکام نے بھی کسی کو بچانے کیلئے قانون کی کمزوریوں کا سہارا لیا ہوگا، ورنہ جن کا نام FIR میں تک درج نہ تھا اور جو لوگ قطعی بے قصور تھے ان کو پانچ چھ دن تک جیل میں ہوا کھانی پڑی اور جنھوں نے مسلمانوں کی جبراً داڑھیاں مونڈھوا کر آئین ہند کی دفع ۲۵ کو ہی پامال کردیا ان میں سے پانچ چھ افراد کو ایک دن میں ہی ضمانت مل گئی۔بالخصوص تعزیراتِ ہند ۱۸۶۰ء میں نافذ کیا گیا، جبکہ ملک میں انگریزوں کا راج تھا اور انکی سیاسی پالیسی کا ایک اہم حصہ تھا Divide and Rule۔وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ جب تک ملک میں ہندو مسلم فسادات ہوتے رہیں گے انہیں اس ملک سے کوئی نکال نہیں سکتا ہے۔اسی لئے انہوں نے عوامی امن امان کی خلاف ورزی کے تعلق سے تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۴۱ تا ۱۶۰ تک اور دفعہ ۵۰۳ تا ۵۰۶ تک، ان دفعات میں انگنت کمزوریاں چھوڑ رکھی تھیں اور آج بھی تقریباً وہی کمزوریاں تعزیراتِ ہند میں قائم ہیں۔عوامی امن عامہ کو تہس نہس کرنے، فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والے قانون شکنی کرنے والے، غیر قانونی طور سے کہیں بھی داخل ہونے والے، شہریوں کو اپنے حق سے محروم رکھنے والے، غیر قانونی مجمع جو اپنے ساتھ خطرناک ہتھیار رکھتا ہو اور فرقہ وارانہ فساد پھیلاتا ہو، جو الگ الگ طبقات، مذاہب، ذات، علاقہ، جنم، رہائش، لسانی بنیاد پر منافرت پھیلاتا ہو اور جن گناہوں سے آئین ہند کی دفعہ ۲۱، ۲۵ اور ۲۶ مجروح ہوتی ہو ایسے گناہوں کے تعلق سے مروجہ قانون میں معمولی سزا اور ٹرائیبل بائے مجسٹریٹ کا طریقہ کار موجود ہے ،جہاں ضمانت آسانی سے مل سکتی ہے۔ہونا تو یہ چاہیئے کہ اتنے سنگین گناہوں کو سیشن کمِٹ افینس کے زمرے میں لانا چاہیئے۔تاکہ ملزم کو کم سے کم دو چار دن تک تو جیل کی ہوا کھانا پڑے۔لہٰذا اگر ہم اس ملک میں امن امان چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ ملک جمہوریت کی مثال بنے، اور اگر ہم تمام قسم کے فسادات پر روک لگانا چاہتے ہیں تو اول تو اس قسم کے تمام گناہ اور بالخصوص ایسے گناہ جس سے آئین ہند میں درج بنیادی حقوق کے تعلق سے دفعات مجروح ہوتے ہیں ان گناہ کو سیشن کمٹ افینس کے زمرے میں لایا جائے اور ساتھ ہی CRPC 437 جیسی کوئی شکل نہ ہو جس سے غیر ضمانتی گناہ میں بھی ملزم کو ضمانت دی جاسکے۔

Mob.No.: 9372822580